انتقاد

مقام صحابہ رض: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا مقام خود آنحضور صلی اللہ علیہ و سلم نے متعین فرما دیا تھا۔

اصحابی کا لنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

میرے ساتھی ستاروں کی مانند ھیں ان میں سے جس کسی کی بھی پیروی کرو گے ھدایت پاؤ گے۔ مسلمانوں نے آنحضرت کے اس ارشاد کو حرز جان بنایا اور صحابہ کے احترام کو جزو ایمان گردانا۔

علم و تحقیق کے نام پر صحابہ کرام کی پاک زندگیوں کو داغدار بنا کر پیش کرنے کی مہم کا آغاز مستشرقین نے کیا اور اس کا مقصد دین اسلام کے مستحکم حصار میں رخنے ڈالنا تھا۔ مستشرقین کی ریشہ دوانیوں سے خود مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا پیدا ھوگیا جس نے ان کے مشن کی تکمیل کو اپنا وظیفہ حیات قرار دے لیا۔ علماء کے گروہ نے اس خطرے کو محسوس کیا اور اس کے تدارک کے لئے آگے بڑھے۔ اسی سلسلے کی ایک قابل تحسین کوشش مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی یہ کتاب بھی ھے۔

مولانا نے اصل موضوع کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرنے سے پہلے تمہید کے طور پر چند دوسرے نکات پر بھی روشنی ڈالی ھے جو کم اھم نہیں۔ مثلاً "غلط فہمیوں کا اصل سبب"۔ "فن تاریخ کی اھمیت اور اس کا درجہ" "فن تاریخ کی اسلامی اھمیت"۔ "اسلام میں فن تاریخ کا درجہ"۔ "روایات حدیث اور روایات تاریخ میں فرق" وغیرہ یہ مباحث خاصے فکر انگیز ھیں اور موضوع کی نسبت مصنف کے رویے کو متعین کرنے میں مددگار بنتے ھیں۔ ان کے علاوہ کتاب کے چند اھم عنوانات یہ ھیں: "صحابہ اور مشاجرات صحابہ"۔ "صحابہ کرام کی چند خصوصیات"۔ "قرآن و سنت میں مقام صحابہ کا خلاصہ"

” الصحابة کلھم عدول کا مفہوم “ ” مستشرقین و ملحدین کے اعتراضات کا جواب “ ” حق سے فرار “۔ ” دردمندانہ گذارش “

کتاب ادارۂ المعارف دار العلوم کراچی نے شائع کی ہے۔ تعداد صفحات ۱۴۴۔ قیمت ۳ روپیے ۷۵ پیسے۔ ادارۂ المعارف کے علاوہ مندرجہ ذیل پتوں سے طلب کی جا سکتی ہے:

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی لاھور

مکتبہ دار العلوم کراچی نمبر ۱۴

شرف الدین اصلاحی

الولی:

شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد سندھ نے جون ۱۹۶۳ میں ” الرحیم “ کے نام سے ایک اردو ماھنامہ جاری کیا تھا۔ یہ رسالہ پانچ سال تک نکلتا رہا۔ اس کے بعد بند ھوگیا۔ اب نئے بندوبست کے تحت اپریل ۷۲ء سے اکیڈمی نے ” الرحیم “ کی جگہ ” الولی “ کا اجرا کیا ہے۔ جیسا کہ مدیر نے تصریح کی ہے بنیادی طور پر ” الولی “ کے اغراض و مقاصد نیز پالیسی وھی ہے جو ” الرحیم “ کی تھی، یعنی فکر ولی اللھی کی ترویج و اشاعت۔ اکیڈمی نے ایک سندھی ماھنامہ بھی جاری کیا ہے جس کا نام ” الرحیم “ رکھا ہے۔

الولی بابت اپریل میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ھیں:

” شاہ عبد اللطیف کی شاعری میں ریگستان (تھر) “

” عربی ادب کی شاھکار، النظرات کا مقدمہ “

” ترجمہ مقدمہ خیر کثیر “

” ترجمہ خیر کثیر “

”فارسی نعتیہ کلام“

”اشاعت اسلام سندھ میں“

”سندھ کی تاریخی مسجد، بھنبھور کی مسجد“

”افادات حضرت سولانا عبید اللہ“

اس کے مدیر غلام مصطفیٰ قاسمی ہیں۔ اور مجلس ادارت میں ڈاکٹر عبد الواحد ہالے پوتا صدر شعبہ اسلامیات و تقابل ادیان اور ڈاکٹر نبی بخش قاضی صدر شعبہ فارسی جامعہ سندھ کے نام درج ہیں۔ مضامین کا معیار گوارا ہے۔ کتابت و طباعت کا معیار حیدر آباد کے لحاظ سے غنیمت ہے تاہم اس کو بہتر کرنے کی بڑی گنجائش ہے۔

کتابت اور املا کی اغلاط کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ سعدی اور غالب کے یہ معروف اشعار بھی غلط چھپے ہیں:

برگ سبز درختاں در نظر ہوشیار

ہر ورق دفتر یست ز معرفت کردگار

دیکھئے تقریر کی خوبی کہ جو اس نے کہا

میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ ھی میرے دل میں تھا

یہ اشعار یوں ہونے چاہئیں۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار (۱)

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا

میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

ایک علمی اور تحقیقی رسالے میں اس قسم کی اغلاط نہیں ہونی چاہئیں۔ جناب مدیر ذیل کے تسامحات کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائیں:

---

(۱) دیوان سعدی (ص ۷۲۳) طبع تہران کی روایت یوں ہے:

برگ درختان سبز پیش خداوند ہوش　　ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

پہلے صفحہ پر فہرست مضامین میں متعدد غلطیاں ہیں : (۱) عربی ادب کی شاہکار کی بجائے عربی ادب کا شاہکار درست ہے۔ اسی صفحے پر دوسری جگہ شاہکار کو مذکر اور اس کے ساتھ حرف اضافت ''کا'' استعمال کیا گیا ہے۔

(۲) فہرست میں ''فارسی نعتیہ کلام'' کے مقابل اصل مضمون کے عنوان میں ''فارسی نعتیہ شاعری'' کے الفاظ ہیں۔ علاوہ ازیں ''فارسی نعتیہ کلام'' میں کلام کا لفظ بجائے خود محل نظر ہے۔

(۳) ''سندھ کی تاریخی مسجد۔ بھنبھور کی مسجد''۔ اس کی جگہ ''بھنبھور کی تاریخی مسجد'' کافی تھا۔ اسی صفحے کی آخری سطر میں ''تنقید و تبصرہ'' کا عنوان درج کرنے کی بجائے پہلے اس کتاب کا نام درج ہے جس پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی تبصرہ کا لفظ لکھ دیا گیا ہے۔ یہاں بھی فہرست میں متن سے مطابقت کا خیال نہیں رکھا گیا۔

مضامین کے متون میں بھی زبان و بیان نیز املا کی غلطیاں ہیں۔ ان باتوں کے باوجود علمی حلقوں میں اس رسالے کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس لئے کہ وہ مقصد اہم ہے جس کے لئے اس کا اجراء کیا گیا ہے۔

مضامین کا تنوع قابل ستایش ہے لیکن الولی کے لئے ایسے مضامین کا انتخاب انسب ہوگا جن کا تعلق اگر براہ راست شاہ ولی اللہ کے افکار سے نہ ہو تو کم از کم ان علوم سے ضرور ہو جن سے شاہ صاحب کو دلچسپی رہی ہے۔

شرف الدین اصلاحی